Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ ربوہ

الفضل

فی پرچہ ۲ر

ربوہ - سہ شنبہ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ۱۳ تبوک ۱۳۳۴ھش - ۱۳ ستمبر ۱۹۵۵ء نمبر ۲۱۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ ستمبر۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ کل دن کے اکثر حصوں میں اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ اور پاؤں بار بار ٹھنڈے ہوجاتے رہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت کچھ بہتر ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

— حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر گزشتہ کئی روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں۔

مصر نے خلیج عقبہ سے گزرنے والے جہازوں پر پابندیاں لگا دیں

تمام ایسے جہازوں کو پہلے مصری حکام سے اجازت حاصل کرنی ہوگی

قاہرہ ۱۲ ستمبر۔ مصر نے خلیج عقبہ سے گزرنے والے جہازوں پر پابندیاں لگا دی ہیں۔ مصری حکام نے اعلان کیا ہے۔ کہ تمام ایسے جہازوں کو جو خلیج عقبہ سے گزرنا چاہتے ہیں۔ پہلے مصری حکومت سے اجازت حاصل کرنی چاہیئے اس بارے میں حکومت مصر کی طرف سے نئے قواعد جاری کئے گئے ہیں۔ ان میں کہا گیا ہے کہ ایسے جہازوں کو خلیج عقبہ میں سے گزرنے سے پہلے ۷۲ گھنٹے کا نوٹس دینا چاہیئے خلیج میں سے گزرنے کی مدت ۲۴ گھنٹے ہوگی۔ ایسے جہازوں کو جو اس مدت میں نہ گزر سکیں دوبارہ اجازت لینی پڑے گی۔ ان پابندیوں کا مقصد یہ بیان کیا گیا ہے۔ تاکہ جھڑپیں نہ ہونے پائیں۔ کیونکہ اس سے ملحقہ علاقہ فوجی قرار دے دیا گیا ہے۔

فرانس کے فوجی دستوں نے مراکش جانے سے انکار کردیا

پیرس ۱۲ ستمبر۔ کل پیرس میں فرانس کی محفوظ ہوائی فوج کے بعض دستوں نے مراکش قوم پرستوں کی سرگرمیوں کو دبانے کے لئے مراکش جانے سے انکار کردیا۔ کل جب انہیں ایک ریلوے سٹیشن پر ایک ٹرین میں سوار ہونے کے لئے کہا گیا۔ تاکہ انہیں مراکش بھجوایا جاسکے۔ تو انہوں نے ٹرین میں سوار ہونے سے انکار کردیا۔ اور "مراکش اہل مراکش کے حوالے کرو" کے نعرے لگائے۔ اس پر ان دستوں اور پولیس میں جھڑپ ہوگئی۔ اسٹیشن کی طرف آنے والے تمام ہجوم ۴۰ راستے بند کردیئے گئے۔ اور اسٹیشن کے باہر گشتی دستے متعین کردیئے گئے۔ فوجی دستوں کو بالآخر ٹرین میں سوار ہونے پر مجبور کردیا گیا۔ اور ٹرین ۲½ گھنٹے لیٹ روانہ ہوئی۔ لیکن روانہ ہونے کے تھوڑی دیر بعد ہی روک دی گئی۔ کیونکہ فوجیوں نے خطرے کی زنجیریں کھینچنی شروع کردیں۔ حکومت فرانس کی طرف سے ریلوے سٹیشن کے اس حادثے کی تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے۔

قائداعظم کو ملکی اور غیر ملکی عمائدین کی طرف سے خراج عقیدت

تہران کے پاکستانی سفارتخانے میں قائداعظم کی ساتویں برسی

تہران ۱۲ ستمبر۔ کل یہاں پاکستانی سفارتخانے میں قائداعظم کی ساتویں برسی نہایت اہتمام سے منائی گئی۔ جس میں وزراء مملکت دیگر عمائدین حکومت ایران کے ممتاز علماء اور غیر ملکی سفیروں نے شرکت کی۔ وہاں کے مشہور عالم علامہ فلسفی نے اپنی تقریر میں قائداعظم کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے تفصیل سے بتایا کہ قائداعظم نے صرف پاکستان ہی کی نہیں۔ بلکہ تمام عالم اسلام کی کیا کیا خدمات سرانجام دی ہیں۔

کل ڈھاکہ سے مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار نے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا پاکستان قائداعظم کی ایک مقدس امانت ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ اس امانت کی پوری پوری

(باقی صفحہ ۸ پر)

بھارت کی صنعتی نمائش میں پاکستان بھی شریک ہوگا۔

کراچی ۱۲ ستمبر۔ نئی دہلی میں ۲۱ اکتوبر سے ۱۵ دسمبر تک جو صنعتی نمائش منعقد ہو رہی ہے۔ پاکستان نے اس میں شریک ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس میں پاکستانی مصنوعات کی نمائش کی جائے گی۔ محکمہ صنعت نے پاکستانی صنعت کاروں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ بہترین مصنوعات کے نمونے فوراً ارسال کردیں۔ تاکہ انہیں نمائش میں رکھا جاسکے

حبیب بورقیبہ تونس واپس پہنچ گئے

تونس ۱۲ ستمبر۔ تونس کے قوم پرور لیڈر حبیب بورقیبہ کل فرانس سے تونس واپس پہنچ گئے۔ وہ وہاں معاہدے کی تکمیل میں ۸ مہینے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ کل جب وہ یہاں پہنچے۔ تو تونس کی پوری کابینہ نے ان کا استقبال کیا۔

سندھ میں سیلاب کی صورت حال تیزی سے سدھر رہی ہے

حیدرآباد ۱۲ ستمبر۔ سندھ کے وزیر تعمیرات۔ قاضی محمد اکبر نے کل بتایا کہ شمالی علاقوں میں سیلاب کی صورت حال تیزی سے سدھر رہی ہے۔ تمام بڑے بڑے شگاف بند کئے جاچکے ہیں۔ اور اب صرف ایک شگاف باقی ہے۔ انہوں نے کہا اب صورت حال پوری طرح قابو میں ہے۔ اور بند کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

دمشق میں بین الاقوامی نمائش کے موقعہ پر دعوت کا اہتمام

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں بھی شریک ہوئے

دمشق ۱۲ ستمبر۔ پاکستانی سفیر برائے شام مسٹر لال شاہ بخاری نے کل یہاں دمشق کی گیارہویں بین الاقوامی نمائش کے موقعہ پر ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ جس میں شامی حکومت کے وزراء اور غیر ملکی سفیروں کے علاوہ پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں (جو آج کل ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے جج ہیں) بھی شریک ہوئے۔ آپ ان دنوں نجی طور پر دمشق آئے ہوئے ہیں۔

سلطان سدی محمد بن یوسف نے فرانسیسی تجاویز قبول کرلیں

پیرس ۱۲ ستمبر۔ ایک اطلاع کے مطابق مراکش کے سابق سلطان محمد بن یوسف نے مراکش کے متعلق فرانس کی نئی تجاویز کو قبول کرلیا ہے۔ کل فرانس کے وزیر اعظم موسیو فورے نے نیم کیبنٹ کے اجلاس کے بعد اعلان کیا کہ سابق سلطان فرانسیسی تجاویز کے پوری طرح حامی ہیں کیبنٹ کے اجلاس میں اس ایلچی کی رپورٹ پر غور کیا گیا جو سلطان محمد بن یوسف سے سمجھوتہ کرکے حال ہی میں مڈغاسکر سے واپس آیا ہے۔ موسیو فورے نے بتایا کہ اس سمجھوتہ کے بارے میں حکومت کا فیصلہ کابینہ کے مکمل اجلاس کے بعد کل شائع کیا جائے گا۔

سکھوں کو مزید جدوجہد کے لئے تیار رہنے کی ہدایت

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ مشہور اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے اپنے فرقے کے لوگوں سے کہا ہے۔ کہ وہ آئندہ جدوجہد کرنے کے لئے تیار رہیں۔ کل انہوں نے یہاں ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر مذہب کی خاطر دس لاکھ سکھ قربان ہو جائیں۔ تو ہمیں اس پر تامل نہیں ہوگا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کراکر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ر ستمبر ۱۹۵۵ء

اسلام کے اندر دو قومی نظریہ

پچھلے دنوں لاہور میں ادارہ "تحفظ حقوق شیعہ" کے ایک جلسہ میں مولانا اظہر حسین صاحب زیدی نے ایک تقریر فرمائی تھی۔ جو روزنامہ تسنیم لاہور اور اس کی نقل میں روزنامہ المنیر لائل پور میں بھی شائع ہوئی تھی۔ اس تقریر میں موقر مقرر نے منکران حدیث کے خلاف بیزاری ظاہر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پرویز صاحب سنت سے بے نیاز ہو کر اجتہاد کرتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان کے تمام اجتہادات قرآن کی نص صریح کے خلاف ہوتے ہیں۔ یہ حضرت تو اپنے اجتہادات میں یہاں تک بڑھ گئے ہیں۔ کہ اب ان کے نزدیک نماز۔ روزہ۔ قربانی۔ حج اور زکوٰۃ جیسے اہم اور بنیادی ارکان و شعائر دین بھی بے معنی ہیں۔ میں عامۃ المسلمین کو اس فتنہ سے آگاہ کرتا ہوں۔ اور یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ تمام مسلمہ اسلامی فرقے قرآن کے ساتھ ساتھ سنت رسول کے اتباع کو لازمی سمجھتے ہیں۔ اور ہمارا یہ متفقہ مطالبہ ہے۔ کہ پاکستان کا دستور صرف قرآن کی بنیاد پر نہیں۔ بلکہ قرآن و سنت کی بنیاد پر تیار کیا جائے۔ کیونکہ سنت کے بغیر قرآن کی صحیح تعبیر ممکن نہیں"

(صدق جدید لکھنؤ مورخہ ۱۶ر ستمبر ۱۹۵۵ء)

"موصوف نے اختلافات کے سلسلہ میں غلام احمد پرویز کے نظریات اور دعووں کی تردید کرتے ہوئے کہا۔ کہ شیعہ فرقہ تو یہاں تک تیار ہے۔ کہ ہمارے حنفی بھائی جو اکثریت میں ہیں۔ پاکستان کو حنفی ریاست قرار دیدیں۔ جس طرح ایران کو شیعہ مسلم ریاست قرار دیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں ہم صرف یہ چاہیں گے کہ ہمیں (شیعہ فرقہ کو) ایک مسلم فقہی اقلیت قرار دیا جائے۔ لیکن اگر حنفی بھائی اسی حد تک جانا پسند نہیں کرتے۔ تو سنت کی تشریح کے سلسلہ میں ہمارا دوسرا مطالبہ موجود رہے گا۔ جسے پہلے بھی تمام اسلامی فرقوں اور مجلس دستور ساز نے متفقہ طور پر منظور کیا تھا۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ زیر ترتیب اسلامی دستور میں بھی اس مطالبہ کو منظور کرتے ہوئے ہماری پیش کردہ وضاحتی ترمیم کو دستور میں باقی رکھا جائیگا"

(صدق جدید لکھنؤ مورخہ ۲ر ستمبر ۱۹۵۵ء)

یہ باتیں مولانا اظہر حسین صاحب نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے فرمائیں۔ اور بخیال خود اس بات کی تردید میں فرمائیں۔ کہ اسلامی دستور کے سلسلہ میں اسلامی فرقوں کے درمیان شدید اختلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں آج ادارہ "تحفظ حقوق شیعہ" کے پلیٹ فارم سے اس بے بنیاد پراپیگنڈا کی تردید کرتا ہوں۔

ہم نے مولانا اظہر حسین صاحب کی تقریر کے جو اوپر دو اقتباسات دیئے ہیں۔ اگر ان پر بحیثیت مجموعی غور کیا جائے۔ اور اس بات کو پیش نظر رکھا جائے، کہ آپ ادارہ "تحفظ حقوق شیعہ" کے سٹیج سے تقریر فرما رہے ہیں۔ تو ثابت ہوگا۔ کہ آپ نے جو اسلامی فرقوں کے درمیان شدید اختلافات کے وجود سے انکار کیا ہے۔ اور اس کی تردید فرمائی ہے۔ وہ بجائے خود اس کی تائید ہے۔

یاد رہے۔ کہ ادارہ "تحفظ حقوق شیعہ" ایک ایسا ادارہ ہے، جس کو تمام پاکستان میں رہنے والے شیعوں کی حمایت حاصل نہیں ہے۔ اور خود اس کا وجود ہی مولانا اظہر حسین صاحب کی تقریر مندرجہ بالا کی کھلی تردید ہے۔ اگر مولانا اپنے دعاوی میں حقیقت پسند ہوتے۔ تو وہ کبھی ایسے پرلے درجہ کے فرقہ پرست ادارہ کی سٹیج سے ایسی تقریر نہ فرماتے۔ کیونکہ جیسا کہ آپ کی تقریر کے بین السطور سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ یہ ادارہ خود اسلام کے اندر بھی اسی طرح کا دو قومی نظریہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ جس طرح کے دو قومی نظریہ کی بناء پر پاکستان کو مسلمانوں کا ایک علیحدہ وطن بنانے کا مسلمانوں نے مطالبہ کیا تھا۔

مولانا اظہر حسین یہ چاہتے ہیں۔ کہ اگر حنفی قانون پر پاکستان کا دستور بنایا جائے تو انہیں فقہی اقلیت قرار دیا جائے۔ اور اگر ایسا نہ ہو۔ تو کم از کم شیعوں کے حقوق الگ متعین کیئے جائیں۔ یہ لائحہ عمل بعینہٖ وہی ہے۔ جو مسلمانوں نے تقسیم سے پہلے کانگرس کے خلاف اختیار کیا تھا۔

پھر موقر مقرر کا یہ ارشاد کہ شیعہ فرقہ تو یہاں تک تیار ہے۔ کہ ہمارے حنفی بھائی جو اکثریت میں ہیں پاکستان کو حنفی ریاست قرار دے دیں جس طرح ایران کو شیعہ مسلم ریاست قرار دیا گیا ہے۔"

صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ آپ اسلام کے اندر دو قومی نظریہ چلانا چاہتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اسلامی دنیا کو کئی قوموں میں تقسیم کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ اگر تمام اسلامی دنیا میں اسی اصول کے مطابق اسلامی ریاستیں بنائی جائیں۔ کہ جہاں شیعوں کی اکثریت ہے۔ وہاں شیعوں کی ریاست ہے۔ جہاں حنبلیوں کی اکثریت ہے وہاں حنبلیوں کی۔ جہاں حنفیوں کی اکثریت ہے وہاں حنفیوں کی۔ جہاں نجدیوں کی اکثریت ہے وہاں نجدیوں کی اور جہاں دیوبندیوں۔ بریلویوں۔ اہلحدیث کی اکثریت ہو۔ وہاں ان کی۔ تو بتایئے۔ کہ اسلامی دنیا ایک بے پناہ انتشار کا گہوارہ بن کر نہ رہ جائیگی؟

عیسائی فرقوں نے اپنے اپنے عقائد کے مطابق یورپ میں ریاست بنانے کی جو کوشش کی تھی۔ اس کی خونفشانیاں ابھی تک تاریخ یورپ کے صفحات کو رنگین لئے ہوئے ہیں۔ اس کو بھی جانے دیجیئے۔ خود اسلام میں شیعہ سنی دو قومی نظریہ نے جو فتنہ و فساد برپا کیا۔ کسی پڑھے لکھے مسلمان سے مخفی نہیں۔

سوال یہاں صرف یہ ہے۔ کہ اگر ادارہ "تحفظ حقوق شیعہ" کی تقلید میں ہر فرقے نے اپنے آپ کو فقہی اقلیت نہ سہی اپنے اپنے حقوق کا علیحدہ علیحدہ تحفظ کرانا چاہا۔ تو مولانا اظہر حسین صاحب جس بات کی تردید کرنا چاہتے ہیں اسی کی تائید ہوگی یا نہیں؟ اور اسلام کی صفوں میں انتشار پیدا ہوگا یا نہیں؟

اپنی تقریر میں مولانا نے بھی "مسلمہ" اسلامی فرقوں کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ یہ لفظ خود اسلام کی زمین میں انتشار اور انارکی کا ایک بیج ہے۔ جس کا جلد جلد نشوونما پا جانا کچھ بھی بعید نہیں ہے۔ الغرض مولانا اظہر حسین کی تقریر اس بات کی کھلی تائید ہے۔ جس کی تردید کرنے کے وہ مدعی ہیں۔ یعنی اسلامی فرقوں میں شدید اختلافات ہیں۔ اور یہ اختلافات اگر دستور میں انہیں ذرا بھی ہوا دی گئی۔ یا مسلمان کہلانے والے فرقوں میں ذرا بھی مسلمہ اور غیر مسلمہ کی تفریق کی گئی تو اس بناء پر جو دستور کا محل بنے گا۔ وہ چند ہی دنوں میں دھڑام کر کے زمین پر آ رہے گا۔ کیونکہ اس طرح یقیناً اسلام کے اندر فرقہ پرستی کی بنیاد استوار کر دی جائے گی۔ اور مختلف مسلمہ اسلامی فرقے ایک دوسرے سے اپنا ہی غلبہ حاصل کرنے کے لئے دست و گریبان رہیں گے۔ اور پاکستانی مسلمان دنیا کی رفتار ترقی میں صدیوں پیچھے جا پڑیں گے۔

جو لوگ ان حقائق سے خود بھی آنکھیں بند رکھنا چاہتے ہیں۔ اور دوسروں کی آنکھوں میں بھی خاک جھونکنا چاہتے ہیں۔ اور "کچھ بھی نہیں" "کچھ بھی نہیں" کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ وہ یقیناً پاکستان کی صحیح خدمت نہیں کر رہے، اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہی دراصل دستور سازی کے راستہ میں روڑے اٹکانے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے نعروں مطالبوں اور مظاہروں سے اس کام میں ناحق الجھنیں پیدا کر رکھی ہیں۔ اور ملک میں دماغی اور عملی انتشار پھیلانے کا باعث بنے ہوئے ہیں۔

کہوں نہ قلب کا حالِ زبوں تو کیا ہوگا

(فیض اسلم صاحب متعلم ایم اے او کالج لاہور)

کہوں نہ قلب کا حالِ زبوں تو کیا ہوگا
حضورِ یار بھی چپ ہی رہوں تو کیا ہوگا

یہ ظلم و جورِ زمانہ یہ یورشِ آلام
میں اب بھی نام تمہارا نہ لوں تو کیا ہوگا

نگاہیں پھیر کے جاتو رہے ہیں آپ مگر
جو اور بڑھ گیا جذبِ دروں تو کیا ہوگا

لٹا دے عصمتِ قلب و نظر تو لاکھ مگر
ملا نہ روح کو پھر بھی سکوں تو کیا ہوگا

نگاہِ ابنِ مسیحا سے فیض دور نہ ہو
جو درد ہو گیا پھر سے فزوں تو کیا ہوگا

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۱ر ستمبر ۱۹۵۵ء میں وکالت تبشیر کی طرف سے مکرم السید ابراہیم عباس کی وفات کی جو اطلاع شائع ہوئی ہے۔ اس میں ان کی ربوہ میں آمد کی تاریخ غلط درج ہو گئی ہے۔ تاریخ آمد ربوہ ۳ر مارچ ۱۹۵۰ء ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔ (وکالت تبشیر)

آہ! اخی المکرم الحاج حکیم فضل الرحمن صاحب

از مکرم حبیب الرحمن صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز برادر حکیم صاحب مرحوم

جیسا کہ احباب کرام کو علم ہے اخی المکرم حکیم مولوی فضل الرحمن صاحب مرحوم و مغفور ۲۸ اگست ۱۹۵۵ء بوقت ۱½ بجے دن ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے حقیقی مولا اور آقا سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون

بلانیوالا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حکیم صاحب ان چند ہستیوں میں سے تھے۔ جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں حضور کی وقف زندگی کی تحریک پر لبیک کہی۔ اور حضور کے ارشاد کے مطابق مغربی افریقہ کے وسیع علاقوں گولڈ کوسٹ سیرالیون اور نائیجیریا میں ۲۳ سال تبلیغ اور تربیت کا حق ادا کیا۔ احباب جانتے ہیں کہ یہ وہ علاقے ہیں کہ جنہیں جغرافیہ نویس اور سیاح white man's Grave کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور یہ بات ہے بھی درست ہے۔ کیونکہ اس علاقے میں انسانی صحت بہت جلد خراب ہو جاتی ہے۔

لیکن حضرت حکیم صاحب مرحوم پہلی دفعہ ۸ سال اور دوسری دفعہ ایک معمولی سے وقفہ کے بعد ۱۵ سال لگاتار اسی علاقہ میں رہ کر فریضہ تبلیغ و تربیت ادا کرتے رہے۔ علاوہ عام تبلیغ و تربیت کے آپ کو اس عرصہ میں خصوصاً نائیجیریا میں بعض منافقین اور مرتدین کی طرف سے بڑی بڑی مشکلات پیش آئیں۔ وہ لوگ بڑے بارسوخ اور تعلیم یافتہ تھے۔ انہوں نے آپ کو کئی قسم کے مقدمات میں الجھائے رکھا لیکن آپ نے بلا خوف و خطر ڈٹ کر ان کا مقابلہ کیا۔ اور آخر مسجد۔ مشن ہاؤس۔ وغیرہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اور جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے مدارس کا اجراء کیا۔

اس عرصہ میں آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ ننھے بچوں اور دیگر عزیز و اقارب کی طرف سے کئی دفعہ آپ کی واپسی کا تقاضا ہوا۔ لیکن آپ نے دینی کام کو ادھورا چھوڑ کر واپس آنا مناسب نہ سمجھا۔ اور جہاں تک میرا علم کام کرتا ہے کبھی حضور پر نور کی خدمت میں واپسی کے لئے استدعا نہ کی۔ آخر ۱۹۴۷ء کے اواخر میں جب آپ پاکستان تشریف لائے۔ تو سب نے دیکھا۔ کہ شادی کے ۲½ سال بعد ۱۹۲۲ء کے ابتدا میں جو شخص جوانی کی حالت میں دوبارہ تبلیغ کے لئے نکلا تھا۔ وہ اب بڑھاپے میں قدم رکھ چکا تھا۔ اور آپ کی اہلیہ محترمہ جنہوں نے شادی کے بعد صرف اڑھائی برس اپنے محترم خاوند کے ساتھ گزارے تھے۔ وہ اب ادھیڑ عمر کو پہنچ چکی تھی۔ لیکن یہ سب کچھ محض اللہ تعالےٰ کے دین کی خاطر انہوں نے برداشت کیا فجزاھم اللہ احسن الجزاء

علاوہ ازیں جب پہلی دفعہ آپ ۸ سال کے لئے تشریف لے گئے۔ تو آپ کی والدہ صاحبہ مرحومہ آپ کی عدم موجودگی میں وفات پا گئیں۔ اور پھر جب دوبارہ آپ ۱۵ سال کے لئے تشریف لے گئے۔ تو آپ کے والد صاحب محترم حضرت حافظ نبی بخش صاحب رضی اللہ عنہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے اور آخری بار دونوں میں سے کسی کی بھی زیارت آپ کو نصیب نہ ہوئی۔ لیکن پھر بھی آپ کی والدہ صاحبہ آپ کے والد صاحب اور آپ سب اللہ تعالےٰ کی تقدیر پر راضی تھے کہ یہ جدائی محض اس کے دین کی خاطر تھی

۱۹۴۸ء کی ابتداء سے لے کر کچھ عرصہ تک آپ نے وکالت تبشیر اور نظارت دعوت و تبلیغ میں کام کیا۔ اور پھر بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو افسر لنگر خانہ مقرر فرمایا۔ اور یہ ایک ایسا ادارہ ہے۔ جس سے ہر چھوٹے بڑے کو واسطہ پڑتا ہے۔ اور سبھی اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ مرحوم نے اس قومی ادارہ کو بہتر سے بہتر بنانے میں اپنا خون پسینہ ایک کر دیا۔ رہائش اور کھانے کے معیار کو بہت بلند کیا۔ ہر مہمان اور حاجت مند سے خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ اور مقدور بھر ان کی ضروریات پورا کرنے کی کوشش کرتے میں جب بھی ربوہ گیا ہوں۔ میں نے ہمیشہ دیکھا کہ ۷ بجے صبح سخت قسم کی چائے کی دو پیالیاں پی کر گھر سے نکل جاتے۔ اور پھر اڑھائی تین بجے بعد دوپہر گھر واپس آ کر ٹھنڈا اور باسی کھانا کھاتے۔ اور پھر چار بجے کے قریب مہمان خانہ جا کر رات کے ۱۰ بجے کے قریب واپس آتے۔ جبکہ گھر والے سوئے ہوئے ہوتے خود ہی جالی وغیرہ سے ٹھنڈا کھانا نکال کر کھاتے۔ اور اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کر کے سو رہتے۔ اور میں نے دیکھا کہ ہمیشہ آپ کا یہی معمول تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں یہی محنت اور کھانے میں بے قاعدگی آخر آپ کی بیماری کا [illegible]

خدا نے تجھ کو عطا کی ہے قوتِ تسخیر

از مکرم سید ابوالحسن صاحب قدسی

عمل ہے عظمتِ انساں کے خواب کی تعبیر
اسی کے فیض سے ہوتی ہے خاک بھی اکسیر

رموزِ فطرتِ انساں سے ہیں وہی آگاہ
جو ساز گار بناتے ہیں گردشِ تقدیر

دکھائی دے تجھے ہر چیز میں نیا عالم
یقیں کی شمع سے روشن اگر ہو تیرا ضمیر

تری نگاہ رہے کیوں متاعِ دنیا تک
عقاب کے لئے کنجشک ہے زبوں نخچیر

کمند ڈال مہ و آفتاب گردوں پر
خدا نے تجھ کو عطا کی ہے قوّتِ تسخیر

شکست دے گا زمانہ کو عزمِ محکم سے
بلا سے ہاتھ میں تیرے اگر نہیں شمشیر

یزید شوقِ شہادت کا حال کیا جانے
ہلالِ عید سمجھتا ہے تیغ کو شبّیر

مٹیں گے ظلم و ستم کے نقوش دُنیا سے
اساسِ عدل پہ ہوگا جہانِ نو تعمیر

پہاڑ اور سمندر ہوں رہ میں کیوں حائل
فلک شگاف ہمارا ہے نعرۂ تکبیر

زمانہ تیرے اشاروں پہ کیوں نہیں چلتا
تری نگاہ میں اب کیوں رہی نہ وہ تاثیر

طلسمِ وہم سے افکار کو رہائی بخش
یقیں کی ضرب سے باطل کی توڑ دے زنجیر

جفائے دہر سے دل کس قدر ہے محوِ نشاط
بقدرِ لذّتِ زخمِ جگر ہیں تقریر

کہا یہ کس نے کہ ہے خاکِ رہگزر ناچیز
ہر ایک ذرّہ ہے مہرِ منیر کی تصویر

موجب ثابت ہوئی۔ مغربی افریقہ کی شدید آب و ہوا کا بھی یقیناً آپ کی اعلےٰ صحت پر بُرا اثر ہوا۔ اور پھر یہاں واپس آ کر مہمان خانہ میں جو سخت محنت آپ نے کی اس نے صحت کو اندرونی طور پر کھوکھلا

کر دیا۔ ہائی بلڈ پریشر اور بعد ازاں یرقان کے دوران میں بھی آپ نے کئی ماہ تک مسلسل کام کیا۔ اور بڑی مشکل سے بعض بزرگوں اور دوستوں کے اصرار پر ماہ جولائی میں باقاعدہ علاج کے لئے لاہور

تشریف لے گئے۔ لیکن بیماری اب جسم میں اس قدر سرایت کر چکی تھی کہ باوجود اعلیٰ سے اعلیٰ ڈاکٹری اور دیسی علاج کے افاقہ کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔

اسی اثناء میں دعائیں بھی بہت ہوئیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ سے تقریباً ہر ہفتہ آپ کو تسلی آمیز اور شفقت سے پُر خطوط تحریر فرماتے رہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اپنے علاج کے سلسلہ میں لاہور میں مقیم تھے۔ آپ نے اپنی بیماری کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نہایت درد دل اور ہمدردی سے تقریباً ہر روز آپ کی عیادت بذریعہ رقعہ جات اور پیغامات کی۔ اس کا تصور کر کے بھی ہمارا دل شکر اور امتنان کے جذبات سے پُر ہو جاتا ہے۔ اور آنکھوں سے آنسو بہ پڑتے ہیں۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کئی دفعہ حکیم صاحب مرحوم کے مکان پر تشریف لا کر گھنٹوں بیٹھے رہتے اور حکیم صاحب، آپ کے بچوں، بیوی اور دیگر لواحقین کے لئے تسلی کا باعث بنتے رہے۔ انہیں دونوں بزرگوں کی امداد سے آپ کو اپنے علاج کے لئے مالی سہولت ملی۔ ہر دو بزرگوں نے علاوہ خود خاص دعائیں کرنے کے حضرت اقدس ایدہ اللہ کے حضور بار بار لکھا۔ اور اخبار الفضل میں بھی متواتر اعلان کروائے۔

آپ کی وفات کی خبر سنتے ہی حضرت مرزا عزیز احمد صاحب خود تشریف لائے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جو اپنی بیماری کی وجہ سے معذور تھے۔ نے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مرزا مسعود احمد صاحب اور دیگر صاحبزادگان کو آپ کے مکان واقع ۵۳ لاجپت روڈ لاہور پر بھیجدیا۔ اور ایک خاص فرمان کے ذریعہ انجمن کو ہدایت کی کہ حکیم صاحب مرحوم کو قطعہ خاص صحابہ میں حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے قدموں میں جگہ دی جاوے۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا اور حضرت میاں صاحب کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔

جس روز آپ کی وفات ہوئی وہ اتوار اور محرم کا روز تھا۔ اور کفن اور صندوق وغیرہ کا مہیا ہونا بڑا مشکل تھا لیکن خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ آپ کے [illegible] عزیزوں نے دوڑ دھوپ کر کے سب کچھ مہیا کر لیا اور تقریباً ۴ بجے نعش مع جنازہ تیار ہو کر سڑک پر ربوہ کی جانب روانہ ہوا۔ روانگی سے قبل لاہور کی جماعت کے چنیدہ دوستوں کو اطلاع مل چکی۔ وہ آپ کے مکان پہ تشریف لائے۔ اور جنازہ کی نماز ادا کی۔

اور پھر بڑی تعظیم اور تکریم سے آپ کو الوداع کہی۔ جنازہ تقریباً ۱۰ بجے رات ربوہ آپ کے کوارٹر کے سامنے پہنچا۔ اور خدام جو وہاں موجود تھے۔ انہوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا اسی وقت لاؤڈ سپیکر سے اعلان کیا گیا۔ کہ جنازہ گیارہ بجے شب پڑھا جائے گا۔ اعلان کے ہوتے ہی ہر طرف سے احباب جمع ہونے شروع ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اہل ربوہ کے لئے آپ کی وفات بڑی اندوہناک تھی۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے قریباً تمام افراد جو ربوہ میں موجود تھے تشریف لائے۔ باوجود اپنی علالت کے حضرت مرزا شریف احمد صاحب نیز مرزا ناصر احمد صاحب اور دیگر صاحبزادگان سبھی موجود تھے ۱۱½ بجے شب حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے جنازہ پڑھایا اور پھر سبھی دوست اور بزرگ جنازہ کے ہمراہ قبرستان میں تشریف لے گئے۔ جہاں ۱½ بجے شب فراغت ہوئی اور ۲ بجے شب کے قریب تمام بزرگ واپس ہوئے جزاھم اللہ احسن الجزاء

بھائی صاحب مرحوم کے اخلاق کا کہاں تک بیان کروں آپ کی وفات کے بعد جو بیسیوں دوست اور بزرگ میرے پاس تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ وہ سب ہی آپ کی خندہ پیشانی، محبت، مہمان نوازی، اور حسن اخلاق کا پُرنم آنکھوں سے بار بار ذکر فرماتے۔ اسی طرح ملک کے کونہ کونہ سے جو خطوط آ رہے ہیں۔ وہ بھی انہیں باتوں سے پُر ہیں۔ غرضیکہ کہاں تک مرحوم کی خوبیوں کا تذکرہ کروں۔ دل پُرغم ہیں اور آنکھیں غمناک۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور تمام بزرگوں اور دوستوں سے یہی درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے اور آپ کے پسماندگان کے لئے خاص دعائیں فرمادیں۔

مرحوم کی عمر آپ کے اپنے اندازہ کے مطابق ۵۸-۵۹ سال کی تھی۔ اور آپ کی یادگار ۲ لڑکے اور ایک بیوہ ہیں۔

محترم حکیم صاحبؓ کی وفات پر ایک سابق مبلغ مغربی افریقہ کے تاثرات

(از مکرم مولوی محمد صالح صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ حال مقیم لندن)

آج صبح ۵-۸-۵۵ کا الفضل کھولا تو اس میں مکرم محترم جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب کی وفات کی المناک خبر تھی۔ پڑھ کر ایسے معلوم ہوا جیسے کسی نے سینہ میں تیر مار دیا ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس اسلام کے پہلوان سے مجھے کوئی دنیاوی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہی کوئی رشتہ داری تھی۔ ہمارے محلہ میں اور پڑوس میں رہتے تھے بچپن کے کچھ دن ان کے پڑوس میں گذارے تھے۔ مگر اس کا بھی کوئی خاص اثر میرے دل و دماغ پر نہ تھا۔ جس چیز نے ان کی وفات پر میرے دل میں ٹیس پیدا کی۔ اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے وہ ان کا وہ جہاد ہے جو انہوں نے اٹھتی ہوئی جوانی اور اس کی بھرپور تمناؤں کو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے دین کی راہ میں قربان کرتے ہوئے سالہا سال تک مغربی افریقہ کے ہولناک جنگلوں اور ناموافق ہواؤں اور فضاؤں میں کیا تھا۔

زمانہ گذرنے کی شئی ہے گذرتا رہا اور گذرتا رہے گا۔ بہتوں کے ناموں کو اس نے اپنی لپیٹ میں لے کر دنیا والوں کے ذہنوں سے محو کر دیا مگر اے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملنے والے اے میدانِ جہاد کے کامیاب و کامران سپہ سالار تجھے مبارک ہو کہ تو زمانہ کے سینہ پر اپنے نام اور کام کے ایسے ابھرے ہوئے نشان چھوڑ گیا ہے کہ جو رہتی دنیا تک قائم اور دائم رہیں گے۔ اور آنے والی نسلیں ان پر فخر کریں گی

اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی نائیجیریا میں اور تقریباً چھ سال گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) رہنے کا موقعہ دیا۔ میری آنکھوں نے جو دیکھا اور میرے کانوں نے جو سنا وہ یہ ہے کہ اس اللہ تعالیٰ کے دین کے بہادر سپاہی نے دل کو ہلا دینے والی اور روح کو تڑپا دینے والی مشکلات کو برداشت کیا۔ مصائب و مشکلات کے پہاڑوں سے ٹکرا ٹکرا کر ان پر غلبہ حاصل کیا۔ اور اپنی زندگی کا سہانا زمانہ وطن سے دور بیوی بچوں سے دور محض اعلائے کلمۃ الحق کے لئے تنہائی میں گذار دیا۔ اس بہادری جوانمردی اور دلیری سے مغربی افریقہ کے ڈراؤنے اور خوفناک جنگلوں میں اس نے کام کیا ہے کہ آج کیا اپنے اور کیا پرائے ہر ایک کی زبان پر ان کا نام باقی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی مساعی جمیلہ کو نوازا ان کی بہادری اور استقلال رنگ لائے اور ویسٹ افریقہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ کامیابی بخشی کہ تاریخ احمدیت بجا طور پر اس پر فخر کرے گی۔ نوجوانو! اس شمع احمدیت کے پروانے سے سبق سیکھو۔ اس اللہ والے نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنا سبھی کچھ قربان کر دیا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے نام کو عزت و شہرت دے دی پس اس جذبے کی قدر کرو آسمان کی آواز کو سنو اور زمین پر اس کے تقاضوں کو پورا کرو۔ کہ یہی وقت کا تقاضا ہے۔

اے خدا تو ہر چیز پر قادر خدا ہے ہمارے اس محترم بھائی کو اپنی آغوش رحمت میں اچھی جگہ عطا فرما۔ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلا۔ ان کے اہل و عیال کا خود کفیل و کارساز ہو اور اپنے شفقت بھرے ہاتھ سے خود ان کی دلجوئی فرما اور صبر جمیل عطا فرما آمین

جامعہ احمدیہ کے طلبہ کیلئے ضروری اعلان

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد جامعہ احمدیہ ربوہ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۵ء بروز سوموار کھل رہا ہے۔ جو طالب علم جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ انہیں ۱۲ ستمبر کو حاضر ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ تعلیم میں حرج نہ ہو۔ جامعہ احمدیہ کی پہلی کلاس میں میٹرک پاس طلبہ داخل کئے جاتے ہیں۔ جو چار سال میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کرتے ہیں۔ واقف زندگی طلباء کو گذارہ بھی دیا جاتا ہے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

درخواست دعا:- میں چار پانچ روز سے بعارضہ بخار اور سر درد صاحب فراش ہوں احباب دعا کے صحت فرمائیں۔

(پرویز پروازی محلہ دارالرحمت ربوہ)

پتہ جات موصیان درکار ہیں

ذیل کے موصی صاحبان اپنے پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ اگر کسی صاحب کو ان میں سے کسی کے پتہ کا علم ہو۔ تو مہربانی کر کے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ ہر دو اصحاب کے پتہ جات ان کی وصایا کے سلسلہ میں درکار ہیں

(۱) عبدالقادر صاحب ولد منشی غلام حیدر صاحب وصیت ۸۹۹۰ ان کی سابقہ رہائش بیر پور سندھ تھی

(۲) میر غلام رسول صاحب ولد مولوی محمد [illegible] خانقاہ [illegible] ہزاروی [illegible] ۷۶۵ [illegible]

قوت حافظہ میں اضافہ کیسے ہو سکتا ہے؟

یادداشت کو تیز تر کرنے کے طریقے

(از مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے ربوہ)

حافظہ کی قوت ہماری فطرتی صلاحیتوں میں سے ایک قابل قدر اور نہایت ہی مفید طاقت ہے۔ مگر ہر بچہ میں یہ صلاحیت کبھی بھی یکساں نہیں ہوتی۔ جس طرح ہر شخص کی صحت کا معیار دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ اور اس کو گھٹایا یا بڑھایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح یہ فطرتی طاقت بھی ذہن کو ایک خاص ٹریننگ دینے سے ترقی پا سکتی ہے۔ اور اگر نامناسب ماحول اختیار کرنا پڑے۔ مثلاً بیماری لمبی ہو جائے۔ یا ذہن کے ایک خاص حصے میں چوٹ لگ جائے۔ یا تربیت کے غلط طریق اختیار کئے جائیں۔ تو یہ فطرتی طاقت کمزور ہو جائے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ حال ہی میں ایسے واقعات بھی ماہرین نفسیات کے نوٹس میں آئے ہیں۔ کہ ایک شخص جس کی یادداشت کے تمام دروازے بند ہو چکے تھے۔ یا ماضی اس کی نظروں میں تمام کا تمام اوجھل ہو گیا تھا۔ اچانک ذہن کے ایک خاص حصے میں چوٹ لگنے سے یا کسی اور فوری تحریک سے دفعۃً صحت پا گیا۔ اور اس کی گذشتہ یادداشت عود کر آئی۔ مگر یہ واقعات استثنائی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور بعض مخصوص افراد کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ نفسیات کے عام اصول کے ماتحت ہم اپنی قوت حافظہ کو ترقی دے سکتے ہیں۔ اور اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ذیل میں میں کچھ طریق نفسیاتی اصولوں کے ماتحت لکھتا ہوں۔ جن سے ہمارے طلباء اور دیگر احباب حسب استطاعت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(۱) کسی چیز کو یاد کرنے کے لئے سب سے پہلی شرط "دلچسپی" ہے یہ حقیقت ہے۔ کہ جس چیز کے ساتھ ہمیں دلچسپی ہوگی۔ ہمارا ذہن نہایت معمولی کوشش سے اس کی اکثر تفاصیل کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھ سکے گا۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ دین کے ساتھ محبت اور شغف رکھنے والوں کو اپنی مذہبی کتابوں کے ساتھ نہایت دلچسپی ہوتی ہے۔ اور انہیں اپنی کتب کے اکثر حوالہ جات اور آیات یاد ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگوں کو کسی خاندان سے انتہائی انس و وابستگی ہوتی ہے۔ اور ایسی حالت میں انہیں اس خاندان کے تمام افراد کے نام۔ ان کی عمریں اور پیشے وغیرہ بھی حفظ ہوتے ہیں۔ بعض لوگ جنہیں سیر و سیاحت کا شوق ہوتا ہے۔ انہیں بڑے بڑے شہروں کی سڑکوں کے نام محلوں کی پوزیشن حتیٰ کہ وہاں جانے والی بسوں کے نمبر بھی یاد ہوتے ہیں۔ پس اگر ہمیں کسی مضمون یا کسی پیشے کے ساتھ دلچسپی ہو جائے تو اس کی تفصیل کو یاد کرنے کی نصف مہم مکمل ہو جاتی ہے۔

(۲) کسی چیز کو یاد کرنے کے لئے دوسری بہت بڑی تحریک ہماری "غرض" یا ہمارا "مقصد" ہوتا ہے۔ مثلاً ممکن ہے۔ آپ کو تار یا ٹیلیفون کے ساتھ دلچسپی نہ ہو۔ لیکن کاروباری سلسلے میں آپ کو کسی ایک فرم یا کارخانہ یا ہسپتال میں متواتر ٹیلیفون کرنے کی ضرورت رہتی ہو۔ ایسی صورت میں آپ کو کئی کمپنیوں کے ٹیلیفون نمبر وغیرہ یاد ہوں گے۔ یہی حال طلباء کا ہے۔ سکولوں میں الجبرا اور حساب کے قواعد اور جیومیٹری کے اصول خاصے طویل ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ ہمیں اپنے "مقصد" کو حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اور ایک خاص لائن سے دلچسپی حاصل ہوتی ہے۔ جو ہم نے کئی سال کے بعد اختیار کرنی ہوتی ہے۔ تو لازماً وہ منازل جو درمیان میں آئیں۔ انہیں بھی انسان کا ذہن مجبور کرتا ہے۔ ان سے ضمنی دلچسپی رکھتا ہے۔ اور انہیں یاد رکھتا ہے۔

(۳) کسی چیز کو متواتر سننا۔ دیکھنا یا پڑھنا بھی اس کے ازبر کرنے میں بیحد معاون ہوتا ہے۔ راقم الحروف کو خود اس کا تجربہ ہے۔ میں نے بالکل چھوٹی عمر سے ہی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی قیادت میں نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ سُنی۔ اور پھر چونکہ حضور اسے بالالتزام ہر جمعہ کی پہلی رکعت میں پڑھتے رہے۔ اس لئے مسلسل سنتے سنتے مجھے یہ سورۃ ازبر ہو گئی۔ یہ واقعہ ہے کہ میں نے اس سورۃ کو کبھی بھی "ذہنی کوشش" سے یاد نہیں کیا۔ بلکہ اس کثرت سے سنا (گھر میں اپنے نانا مرحوم و مغفور اور اپنی والدہ مرحومہ سے) اور جمعہ کی نماز میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے۔ کہ آج میں خدا تعالےٰ کے فضل سے بالکل صحیح طور پر اسے دہرا سکتا ہوں۔ اس طرح کی کئی مثالیں اور بھی ہیں۔

سمجھ کر یاد کرنا رٹنے سے بہت زیادہ مفید ہے

سمجھ کر یاد کرنے اور رٹنے میں یہ فرق ہے۔ کہ جب انسان کسی چیز پر اپنا دماغ لڑاتا ہے۔ تو اس کی بہت سی حِسّیں بیدار ہو جاتی ہیں۔ اور ذہن کے اکثر گوشے حرکت میں آتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جو چیز اس کے ذہن کا مرکز ہوتی ہے۔ وہ اس کے ذہن پر گہرے اور مستقل نقوش ڈالتی ہے۔ یہ نقوش اگر کبھی کبھی تازہ ہوتے رہیں۔ تو عمر بھر محو نہیں ہوتے۔ ہاں اگر ساری عمر انہیں کبھی بھی نہ دُہرایا جائے۔ تو پھر یہ مدھم پڑ جاتے ہیں۔ رٹنے میں نفسیاتی طور پر بہت تھوڑی حِسّیں کام کرتی ہیں۔ اور نتیجۃً نقوش بھی مدھم ہوتے ہیں۔ ہاں بلند آواز سے اگر کسی چیز کو دہرایا جائے۔ تو ہمارے دماغ کی زیادہ حِسّیں اثر پذیر ہوتی ہیں۔ اور نتیجۃً نقوش بھی زیادہ گہرے ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ چھوٹی جماعتوں میں پہاڑے بلند آواز سے یاد کرائے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں ان کے نقوش ہمارے ذہن کی سطح پر زیادہ گہرے ہو جاتے ہیں۔

یاد کرنے کے فوراً بعد سو جانا یادداشت کے لئے نہایت مفید ہے

نفسیات کے اصولوں کی روشنی میں کسی چیز کو یاد کرنے کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ انسان ذہنی طور پر پورا بیدار ہو۔ اور اپنی پوری حِسّوں کے ساتھ اس چیز کو اخذ کرنے کی کوشش کرے۔ جس کو وہ ازبر کرنا چاہتا ہو۔ جب ذہن کسی قدر نقصان محسوس کرے۔ تو ہرگز کوئی اور مطالعہ نہ کرے۔ بلکہ کسی قدر مصنوعی غنودگی اپنے اوپر طاری کر لی جائے۔ یہ غنودگی دراصل ہماری حسوں کے مجتمع ہونے اور انہیں سہولت (Relaxation) دینے کا نام ہے۔ قدرت کا یہ عمل بے فائدہ نہیں۔ بلکہ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک بندوق کو استعمال کرنے کے بعد ہم اس کی نالی کو برش سے یا کپڑے سے صاف کر لیں۔ اسی غنودگی میں اگر نیند آ جائے۔ تو یہ سمجھیں۔ کہ اب آپ کا دماغ لاشعوری طور پر اسی سڑک پر چلا جا رہا ہے۔ جس سڑک پر آپ اسے بیداری میں چلا رہے تھے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کہ بیلوں والے چھکڑے کے ڈرائیور رات کے وقت اگر دور کا سفر ہو۔ تو بیلوں کو کچی سڑک پر ڈال کر آپ سو رہتے ہیں۔ اور بیل آہستہ آہستہ سڑک پر چلتے جاتے ہیں۔ انسان کا دماغ بھی نیند کی حالت میں ایک خاص کیفیت سے متاثر ہو کر خاموش عمل کرتا رہتا ہے۔ اور یہی وجہ ہوتی ہے۔ کہ اکثر اوقات وہ مشکل سوال جس کا حل ہمیں بیداری میں سجھائی نہیں دیتا تھا۔ اب یکدم ذہن پر روشن ہو جاتا ہے۔ اور انسان حیران رہ جاتا ہے۔

منظوم عبارت ہمیں زیادہ آسانی سے یاد ہو جاتی ہے

چونکہ انسانی ذہن کی ساخت اور نشو و نما ایک معین ترتیب کے ساتھ ہوئی ہے۔ اور کسی انسان میں بھی بحیثیت بناوٹ اور ساخت کے دوسرے انسانوں سے کوئی فرق نہیں۔ اس لئے ہر وہ چیز جو اپنے اندر ایک ترتیب اور نظم رکھتی ہے۔ ہمارے ذہن کے ساتھ منطبق ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ منظم اور باترتیب الفاظ یا آوازوں کے نقوش بھی زیادہ گہرائی اور زیادہ آسانی کے ساتھ ہمارے ذہن پر نقش ہوتے جاتے ہیں۔ میرے نزدیک قرآن کریم کے الفاظ کو اگر صوتی لحاظ سے بھی پرکھا جائے۔ تو ان میں ایک عجیب ترنم۔ یگانگت اور حسنِ ترکیب نظر آتی ہے۔ مثلاً سورۃ مریم۔ سورۃ طٰہٰ اور آخری سپارے کی تقریباً تمام سورتیں حسن الفاظ۔ اور حسنِ معانی کی بے نظیر مثالیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں یاد کرنے میں دل کو ایک صوتی لذت بھی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے برعکس سنسکرت زبان الفاظ کی موسیقی سے تہی دامن ہے۔ اور اس کے الفاظ دل پر بوجھل اور گراں نظر آتے ہیں۔ ہاں بائیبل کی انگلش بلحاظ ایک زبان کے ایک حلاوت اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور اس کے بیشتر فقرے اپنے اندر ایک ادبی شیرینی مخفی رکھتے ہیں۔

اعلان دارالقضاء

خورشید احمد خاں صاحب لودھی نومبر ۵۴ء کو فوت ہو چکے ہیں۔ دفتر امانت میں ان کے -/۱۸۱۰ روپے جمع ہیں۔ ان کی اہلیہ نے درخواست دی ہے۔ کہ مرحوم چھ بچے نابالغ چھوڑ گئے ہیں۔ ان کی ذاتی امانت کی رقم بعد وضع -/۸۰۰ روپے قرضہ نذیر احمد خاں صاحب مجھے دی جائے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اس پر کسی کو اعتراض ہو۔ تو پندرہ دن تک اطلاع دیں۔

(دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا لڑکا پرویز احمد ایف۔ ایس۔ سی کا سپلیمنٹری کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب اس کی امتحان میں شاندار کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری بچی نشتر میڈیکل کالج میں داخل ہو رہی ہے۔ احباب اس کے لئے بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے کامیاب کرے۔
محمودہ بیگم ملتان شہر۔

(۲) چودھری محمد علی صاحب نمبردار اپنے گاؤں کوٹلی جنڈ میں اکیلے احمدی ہیں۔ مخالف ان کو طرح طرح کی مشکلات میں پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں۔ درویشان قادیان اور صحابہ کرام سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ کریم ان کو مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے۔ [illegible]

ملک میں موجودہ سیلاب اور احباب جماعت کا فرض

احباب جماعت کو اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہو چکا ہو گا کہ آجکل طغیانیوں کے باعث ملک خطرناک حالات سے دوچار ہو رہا ہے۔ میلوں میل کا رقبہ زیر آب ہے۔ مکانوں اور فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ حتیٰ کہ لوگوں کو اپنی جانیں بچانی بھی مشکل ہو رہی ہیں۔ یہ ایسا وقت ہے کہ ہر انسان کو خواہ وہ پاکستان یا دنیا کے کسی حصہ میں رہتا ہو اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی اپنی وسعت کے مطابق مدد کرنی چاہیئے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کے وقت اس کے کام آتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی ضرورت کے وقت اس کے کام آتا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کی اس مصیبت میں اپنی بساط سے بڑھ کر امداد کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا موجب بنیں۔

جماعت احمدیہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ ہر مشکل گھڑی میں جماعت کے مخلصین نے انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی حسب ضرورت مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کر کے ایک اچھا نمونہ قائم کیا ہے۔ پس اب بھی دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس موقعہ پر جتنی المقدور مالی امداد پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت کو اس غرض کے لئے حسب استطاعت ضرور چندہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس سال سیلاب کی تباہ کاری بھی پچھلے سال کے سیلاب کی طرح ہے۔

اس ضمن میں جمع کردہ چندہ فوری طور پر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام ارسال فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) میرا لڑکا اسلام احمد متعلم جماعت نہم ربوہ عرصہ سوا دو ماہ سے بعارضہ دماغی [illegible] کے پنجاب مینٹل ہسپتال، لاہور میں زیر علاج ہے احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (شیخ سبحان علی محلہ گڑھا چنیوٹ)

(۲) خاکسار اور خاکسار کے خالہ زاد بھائی محمد اسلم [illegible] ٹی۔بی میں مبتلا ہیں بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب میرے اور میرے بھائی کے لئے خاص طور پر درد دل سے دعا فرمائیں۔

(ذوالفقار احمد ٹی بی ہسپتال راولپنڈی)

(۳) میرے والد ابو عبد الغنی صاحب عرصہ سوا سال سے بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (ڈاکٹر عبد السمیع کراچی)

(۴) میرے والد ڈاکٹر بشیر احمد صاحب شاد کانپوری عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ ظفر احمد بشیر فوٹو گرافر ۲-۳۹ شارع فاطمہ جناح متصل مسجد احمدیہ کوئٹہ

(۵) مکرم مولوی محمد تقی صاحب کی لڑکی امۃ الحفیظ اور برادرم چوہدری محمد نذیر صاحب (لاہوری) کی لڑکی کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار وغیرہ بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے آمین۔ نیز میرا چھوٹا بچہ محمد رفیق بعارضہ بخار بیمار رہے احباب اس کی بھی صحت کاملہ و عاجلہ اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔ (محمد یعقوب کاتب)

(۶) میرا بھتیجا محمد ابراہیم عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (جمال الدین مغلپورہ لاہور)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مراجعت پر
الفضل کا باتصویر خیر مقدم نمبر شائع ہو گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفر یورپ سے واپس تشریف آوری کے تاریخی اور بابرکت موقعہ پر روزنامہ الفضل کا ایک شاندار باتصویر خیر مقدم نمبر شائع ہو گا (انشاء اللہ تعالےٰ) کوشش کی جا رہی ہے کہ اس نمبر کو بزرگان سلسلہ و احباب کے اہم اور قیمتی مضامین کے علاوہ حضور کے اس سفر سے تعلق رکھنے والی نئی تاریخی تصاویر سے بھی مزین کیا جائے۔ اخبار کی ضخامت کم و بیش ۲۴ صفحات پر مشتمل ہو گی اور قیمت ۴؍ آنے فی پرچہ ہو گی۔ چونکہ حضور کی ربوہ میں تشریف آوری اب بہت جلد متوقع ہے اس لئے مشتہر احباب کو فوراً اس اہم اور تاریخی نمبر کے لئے اپنے اشتہارات بک کرا لینے چاہئیں۔ ورنہ تاخیر کی صورت میں ممکن ہے کہ دفتر تعمیل نہ کر سکے۔

ایجنٹ اصحاب بھی فوراً مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے مطلع فرمائیں!

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

جملہ مجالس تیس ۳۰ ستمبر سنہ ۵۵ تک اپنے انتخابات مکمل کر لیں

خدام الاحمدیہ کا سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ قائدین اور زعماء کے انتخابات اس سے قبل مکمل ہو جائیں تا نئے عہدیدار یکم نومبر سے اپنے فرائض کو سنبھال سکیں۔

ہر مجلس میں ہر سال عہدیداران کا انتخاب ہونا ضروری ہے کئی مجالس انتخاب نہیں کرتیں یہ درست نہیں۔ انتخاب ضرور ہونا چاہیئے۔ اور مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی رائے کے ساتھ مرکز میں بغرض منظوری آنا چاہیئے ــــ صرف قائد اور زعیم کا انتخاب ہو گا۔ بقیہ عہدیداران قائد یا زعیم خود نامزد کر کے مرکز سے منظوری لیں گے۔

جملہ مجالس کوشش کریں کہ یہ انتخابات ۳۰ ستمبر ۱۹۵۵ء تک مکمل ہو جائیں اور مرکز سے منظوری آ جائے۔

قواعد انتخاب عہدیداران

(۸۸) کسی عہدیدار کے انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہو گا کہ وہ (الف) پنجوقتہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔ (ب) چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو (ج) راستباز دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔

نوٹ: ہم امید کرتے ہیں کہ قائد یا زعیم تہجد ادا کرنے کی کوشش کریں گے تا دوسروں کے لئے نمونہ ہوں۔

(۸۹) مجلس کے عہدہ دار کے لئے لازمی ہو گا کہ وہ ڈاڑھی رکھے۔

(۹۳) صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوا کرے گا۔ اور نائب صدر صوبائی قائد مقامی و زعمائے حلقہ کا ایک سال کے لئے

(۹۵) کوئی خادم کسی عہدہ پر متواتر دو دفعہ سے زیادہ منتخب نہیں ہو سکے گا۔ سوائے اس کے کہ صدر مجلس کی صورت میں خلیفہ وقت اور نائب صدر صوبائی قائد اور زعیم کی صورت میں صدر مجلس کسی کو مستثنےٰ قرار دیں۔

(۹۷) قائد کا انتخاب امیر پریذیڈنٹ یا ان کے کسی نمائندہ کی صدارت میں ہو گا۔ جس کی رپورٹ صدر اجلاس مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت صدر مجلس کو بھجوا دیں گے۔

(۹۸) یہ انتخاب بذریعہ ووٹ ہو گا اور علانیہ ہو گا (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) کسی رکن کو یہ اجازت نہ ہو گی کہ وہ انتخاب میں اپنے لئے یا کسی غیر کے لئے اشارتاً یا وضاحتاً پراپیگنڈا کرے۔

(۹۹) پراپیگنڈا کرنے والا سزا کا مستحق ہو گا۔

(۱۰۰) ان انتخابات میں جانبدارانہ جذبہ سے کام لینا بہت معیوب اور قابل گرفت ہو گا۔

(۱۰۱) مجلس مقامی کے عہدہ داران کی فہرست صدر کے سامنے آئے گی۔ صدر ہر مقام کے عہدیداران کا انتخاب رد کر سکتا ہے۔

(۱۰۲) زعیم کا انتخاب قائد مقامی یا ان کے نمائندہ کی صدارت میں ہو گا۔ جس کی اطلاع صدر مجلس کی خدمت میں بغرض منظوری کی جائے گی۔

(۱۰۳) رد شدہ عہدیداران دوبارہ اس سال کیلئے منتخب نہیں ہو سکیں گے۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

خاکسار کے ماموں میر فضل الدین صاحب کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی بابرکت والی عمر عطا فرمائے دین و دنیا میں ترقی نصیب کرے۔ آمین۔ (ریاض احمد)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ رسالہ خالد کی توسیع اشاعت کیلئے خاص کوشش کریں

(ادارہ)

ایک یونٹ موقع پرست سیاستدانوں کا خاتمہ کردیگا

پاکستان کی سیاسی صورت حال پر لندن "آبزرور" کا تبصرہ

لندن (ڈاک سے) لنڈن آبزرور کے نامہ نگار متعینہ کراچی مسٹر فلپ ڈین نے سیاسی استحکام کے لئے پاکستان کی جدوجہد پر ذیل کے تاثرات ایک تبصرے کی صورت میں اپنے اخبار کو روانہ کئے ہیں۔

"پاکستان کی نئی دستور ساز جو اب اپنی زندگی کے اپنے چوتھے مہینے سے گزر رہی ہے۔ ایک ایسے مباحثے میں مصروف ہے۔ جو ایک رو کے مطابق اس امر کا فیصلہ کرے گی۔ کہ کیا یہ ملک وہ سیاسی استحکام حاصل کرے گا۔ جس کی اسے ایشیا میں مغرب کا مؤثر حلیف بننے کے لئے ضرورت ہوگی۔ اس مباحثے کا تعلق حکومت کی اس تجویز سے ہے۔ کہ مغربی پاکستان کے آٹھ صوبائی انتظامی حصوں کا ایک یونٹ بنایا جائے اس اقدام سے ایک فائدہ یہ ہوگا کہ ایک ہی نوعیت کا کام ہر جگہ الگ الگ طور پر انجام پانے سے جو بہت زیادہ اخراجات لاحق ہوتے تھے۔ وہ بچ رہیں گے۔ اس کے علاوہ اس اقدام سے ان سیاسی عناصر کا اقتدار بھی ختم ہو جائے گا۔ جنہیں اب تک محض اس وجہ سے فروغ حاصل رہا ہے۔ کہ وہ اس علاقے کی موجودہ صوبائی حکومتوں میں اثر و اقتدار کے مالک ہیں۔

اگر مغربی پاکستان کا ادغام عمل میں آجائے اور مذکورہ سیاسی عناصر کمزور پڑ جائیں تو حکومت کا موقف اس قدر مستحکم ہو جائیگا کہ وہ آسانی سے اپنے حسب خواہش دستور نافذ کر سکے گی۔ جس کے بارے میں اسے توقع ہے کہ یہ دسمبر تک تیار ہو جائیگا۔ اس دستور کی رو سے پاکستان ایک جمہوریہ بن جائے گا۔ اور اس کے صدر کو حکومتوں کے تقرر یا انہیں برخاست کرنے، عام انتخابات کی نگرانی کرنے، نئے انتخابات کرانے کے اختیارات تمیزی حاصل ہوں گے۔

لیکن جیسا کہ کبھی خیال تھا۔ صدر جمہوریہ امریکا طرز پر اپنے فرائض انجام نہیں دیں گے۔ بلکہ ان کے فرائض (غیر منقسم) ہندوستان میں برطانیہ کے وائسرائے کے مماثل ہوں گے۔ اگرچہ وہ حکمرانی کے اختیارات بذات خود استعمال نہیں کریں گے۔ لیکن انہیں ان اختیارات کے استعمال کی نگرانی کے سلسلہ میں وسیع اختیارات حاصل ہوں گے۔

ایک سیاسی جماعت کو دوسری جماعت کے خلاف استعمال کرنے سے اس وقت حکومت پاکستان کو جو اکثریت حاصل ہے۔ اگر وہ پوری طرح برقرار رکھی جا سکے۔ تو حکومت اس اسمبلی سے دستور منظور کرالے گی۔ لیکن آئین کی منظوری کا یہ لازمی نتیجہ نہیں کہ وہ جدوجہد بھی ختم ہو جائے گی۔ جو ایک طویل عرصے سے پاکستان کی سیاست کی امتیازی خصوصیت ہو چکی ہے۔ یعنی سیاسی جمہوریت کی اچھے نظم و نسق کے ساتھ ہم آہنگی کی جدوجہد۔ پاکستان میں سیاستدانوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ اچھا نظم و نسق قائم کرنے کے بالکل نااہل ہیں۔ اور اچھے انتظامیہ کے فطری علمبردار یعنی برطانیہ میں تربیت یافتہ سول سرونٹس اور فوجی افسروں نے متعدد بار نظم و نسق اور امن وامان کی برقراری کے لئے مداخلت کی ہے۔ اور اس طرح وہ بالراست حکومت سے متعلق ہوتے رہے ہیں۔

اس وقت صدر مملکت یعنی قائمقام گورنر جنرل اسکندر مرزا اور وزیر اعظم چوہدری محمد علی دونوں ہی اڈمنسٹریٹرز ہیں۔ سیاستدانوں میں ان کا شمار نہیں ہوتا۔ ان کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ خود حکومت میں نہیں آئے بلکہ لائے گئے ہیں اور انہوں نے کسی انتشار کے بغیر ملک کو جمہوریت کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے اقتدار حاصل کیا ہے۔

—— سر نوائے وقت ——

ترکی میں فوجی عدالتوں کا قیام

انقرہ ۱۱ ستمبر۔ انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ انقرہ، استنبول اور ازمیر میں یونانیوں کے خلاف جو مظاہرے ہوئے تھے۔ ان میں حصہ لینے والے دو ہزار اشخاص کے خلاف مقدمات کی سماعت کے لئے فوجی عدالتیں قائم کر دی گئی ہیں۔ اب تک دو ہزار سے زائد اشخاص کو اشتعال انگیزی کے شبہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔

چین کے ساحلی شہروں میں ستر لاکھ لوگ بے روزگار ہیں

اشتراکیت کا طلسم ٹوٹتا جا رہا ہے۔

منیلا ۱۱ ستمبر اشتراکی چین کے اخبار کانٹن سادرن ڈیلی" کی رپورٹ کے مطابق چین کے ساحلی صنعتی شہروں سے بے کاروں کا جبری انخلا کیا جا رہا ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ سرخ چین کی اشیائے صرف کی صنعتوں میں شدید بے روزگاری کا دور دورہ ہے کانٹن سادرن ڈیلی نے لکھا ہے۔ کہ کانٹن کی میونسپل کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ شہر کے بیکار لوگوں کو دیہات میں بھیج دیا جائے تاکہ وہ موسم گرما کی فصل بونے میں حصہ لے سکیں۔

اخبار نے مزید لکھا ہے کہ اس وقت شہر کی صنعت و حرفت میں ان سترہ لاکھ افراد کو کھپانا مشکل ہے۔ جو شہر میں بیکار پھر رہے ہیں۔ اخبار مذکور نے بتایا کہ غذائی قلت کے شکار صوبہ کوانگٹن سے کسانوں کی زبردست آمد سے شہر کانٹن کی آبادی میں ایک لاکھ کا اضافہ ہو گیا ہے جس سے شہر میں غذا، رہائش، ملازمت اور مواصلات کے مسائل پیچیدہ تر ہو گئے ہیں۔

افغانستان دباؤ میں نہیں آئیگا

کابل ۱۱ ستمبر۔ دہلی ریڈیو کی اطلاع کے مطابق افغانستان کے وزیر اعظم سردار داؤد خاں نے کہا ہے کہ افغانستان پختونستان کا حامی ہے۔ اور وہ کسی دھمکی یا دباؤ سے اپنی بنیادی پالیسی سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ آپ نے کہا۔ اگر پاکستان پختونوں کو آزادی سے محروم رکھنے کی پالیسی پر عمل کرتا رہا تو اس جھگڑے کا کوئی تسلی بخش حل نہیں نکلے گا۔

امریکہ اور چین میں سمجھوتہ

جنیوا ۱۱ ستمبر۔ امریکہ اور چین میں شہریوں کی واپسی کے سوال پر مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ آج دونوں ملکوں کے سفیروں کا چودھواں اجلاس تھا۔ بدھ کو دونوں سفیر ایجنڈے کے باقی امور پر غور کریں گے چین کے بیان کے مطابق امریکہ میں پانچ ہزار چینی باشندے ہیں۔ لیکن امریکی حکام کا کہنا ہے۔ کہ صرف ڈیڑھ سو افراد نے چین جانے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ امریکی سفیر نے اعلان کیا ہے کہ اگر چینی باشندے واپس جانا چاہیں۔ تو انہیں بخوشی اجازت ہوگی۔

نیلے بچے

نیویارک ۱۱ ستمبر۔ امریکہ میں ایسے بچے جن کے دل اور پھیپھڑوں کے درمیان خون کا دوران ٹھیک سے نہیں ہوتا۔ اور ان کے رنگ نیلے پڑ جاتے ہیں۔ انہیں اپریشن کے ذریعے پورے صحت مند بنایا جا رہا ہے۔ امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کے مجلے نے اس طرح کے بچوں کے اپریشن کے ایک سروے میں بتایا ہے کہ ایک سو نیلے بچوں میں سے ۹۷ کا اپریشن کیا گیا۔ ان میں سے دو بچوں کا اپریشن ٹھیک طرح کامیاب نہیں ہوا۔

عرب یونیورسٹی کے قیام کا مطالبہ

میڈیشن ۱۱ ستمبر۔ یہاں عرب طلبا کی چوتھی سالانہ کنونشن میں ایک قرارداد کے ذریعے عرب لیگ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو ایک قومی یونیورسٹی کا قیام عمل میں لائے۔ جس میں عرب طلبہ اور طالبات کو عرب ممالک کے مفاد کی حفاظت کے لئے تربیت دی جائے۔ ایک اور قرارداد کے ذریعے تمام عرب ممالک سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ سائنس اور فنی پروگراموں کی طرف زیادہ توجہ دیں۔

افغانستان کے لئے بھارتی جہاز

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ بھارت کی فضائی کمپنی انڈیا ایرلائنز نے کابل سے ہندوستان سامان لانے اور ہندوستان سے ضروری اشیاء کابل پہنچانے کے لئے حکومت افغانستان کو ہوائی جہاز دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

بھارتی کمانڈر انچیف کیلئے امریکی اعزاز

واشنگٹن ۱۱ ستمبر۔ بھارتی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل شری نگیش کو امریکہ کی طرف سے لیجن آف میرٹ کا تمغہ دیا گیا ہے۔ یہ تمغہ غیر اسلامی فوجی افسروں کے لئے سب سے بڑا اعزاز ہے۔ جنرل شری نگیش آج کل امریکہ کے فوجی اداروں کا دورہ کر رہے ہیں۔

ملک بھر میں قائداعظم کا یوم وفات نہائت اہتمام سے منایا گیا

قائداعظم کے اصولوں پر عمل کرنے کا مشورہ

کراچی ۱۲ ستمبر۔ کل تمام ملک میں بانیٔ پاکستان قائداعظم کا ساتواں یوم وفات نہایت اہتمام سے منایا گیا۔ کل صبح قائداعظم کے مزار پر فاتحہ خوانی ہوئی اور شام کو سوا سات بجے خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح نے ریڈیو پاکستان سے تقریر نشر کی۔

برطانوی پارلیمنٹ کے دو ارکان لارڈ برڈووڈ اور مسٹر جی بریس فورڈ کارڈرک نے قائداعظم کی ساتویں برسی کے موقعہ پر اہل پاکستان کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اس رہنمائے عظیم کے بتائے ہوئے راستے پر پامردی سے قدم بڑھائیں اور جو کام قائداعظم ادھورا چھوڑ گئے ہیں اس کی تکمیل کے لئے قائداعظم کے اصولوں اور نظریات کے مطابق عمل کریں۔ لارڈ برڈووڈ نے کہا ہے کہ قائداعظم کی رحلت کو سات سال ہو گئے ہیں لیکن ان کا نام آج بھی زندہ ہے ان کی یاد صرف ان لوگوں کے اذہان میں ہی باقی نہیں جو انہیں جانتے تھے بلکہ جب تک پاکستان کا وجود باقی ہے اس وقت تک ان کی یاد بھی زندہ رہے گی۔

آپ نے قائداعظم کے کردار و شخصیت کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے اہل پاکستان کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے اندر قائداعظم کی سی خوبیاں پیدا کریں اور اس کام کو پورا کریں جسے موت کے بے رحم ہاتھوں نے قائداعظم کو پورا کرنے کی فرصت نہیں دی۔

مسٹر جی بریس فورڈ کارڈرک نے ان تکالیف و دشواروں کا بھی جائزہ لیا جو قائداعظم کی وفات کے بعد پاکستان کو درپیش ہو گئی تھیں۔ آپ نے یقین ظاہر کیا کہ اگر اہل پاکستان قائداعظم کے فرمودات پر عمل کرتے رہے تو پاکستانی یقیناً ایک عظیم قوم ہوں گے اور دنیا کی آزاد قوموں میں پاکستان کے دوش بدوش چلنے میں فخر محسوس کریں گی۔

آپ نے قائداعظم کی پیروی کی تلقین کرتے ہوئے کہا "میرے خیال میں پاکستان ایسے ایک عظیم ملک کی عظیم پاکستانی قوم کے لئے عظیم سیاست دان کی تقلید طرۂ امتیاز ہونا چاہئے اور اس قوم کا ماٹو تقلید قائد ہونا چاہئے۔

سر الیگزینڈر سائمن

پاکستان میں برطانیہ کے ہائی کمشنر سر الیگزینڈر سائمن نے قائداعظم کے ساتویں یوم وفات پر وزیراعظم پاکستان چودھری محمد علی کے نام حکومت برطانیہ کی طرف سے ہمدردی کا ایک پیغام بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ قائداعظم کی وفات سے نہ صرف پاکستان بلکہ دولت مشترکہ کو بھی عظیم ترین نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ سر الیگزینڈر سائمن نے اپنے اور اپنے عملہ کی طرف سے بھی پاکستانی قوم سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے

بیگم لیاقت علی خاں

ہیگ میں پاکستان کی سفیر بیگم لیاقت خاں نے قائداعظم کی ساتویں برسی کے موقعہ پر پاکستانیوں کے نام ایک پیغام میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اہل پاکستان کو قائداعظم کے بیش خلوص و دیانت محنت شاقہ اور نظم و ضبط سے سرفراز فرمائے۔

قائداعظم کو مصر کا خراج عقیدت

قائداعظم کی وفات کے موقع پر مصر کے اخبارات نے جن تاثرات کا اظہار کیا ان میں سے چند ایک اقتباسات درج ذیل ہیں:۔ **الاہرام** نے ۱۲ ستمبر کے اپنے طویل افتتاحی مقالے میں لکھا:۔

"قائداعظم پاکستان سے اس وقت جدا ہوئے جب کہ ان کی اشد ضرورت تھی۔ انہوں نے اس کی بنیاد رکھی اور اپنے کندھوں پر سے وہ بوجھ اتارا جسے خدا نے ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے ان پر ڈال رکھا تھا......

محمد علی جناح کو صرف پاکستان ہی کا رہنما نہیں کہنا چاہئے بلکہ وہ اس برصغیر ہند کی اس تحریک آزادی کے رہنما تھے جس نے انسانوں کی ایک بہت بڑی جمعیت کو عزت آزادی بخشی۔ السید جناح کی وفات کی مصیبت پاک و ہند دونوں کے لئے برابر ہے۔ پاک و ہند کے قائداعظم اور گاندھی جی سے محرومی آزادی سے محبت رکھنے والی اقوام کے لئے بڑی غم انگیز ہے۔ ان دونوں نے ایک درخت بویا اور ابھی وہ پھلا پھولا نہیں تھا کہ وہ اس سے محروم کر دئیے گئے اور ایسے وقت میں محروم کر دئیے گئے جبکہ اس کے پروان چڑھنے کی راہ میں بے شمار مشکلات حائل تھیں۔ محمد علی جناح کو خدا تعالیٰ نے وسعت نظر۔ وسیع القلبی۔ ایمان و ایقان کی گہرائی اور دور اندیشی عطا فرمائی تھی۔ انہوں نے دینی سیاسی جدوجہد میں کارنامے سرانجام دئیے جن پر سیاسی معجزات کا گمان ہوتا ہے۔ ان کا قیام پاکستان کا کارنامہ انسانیت کی تاریخ میں عظیم یادگار رہے گا۔ جب کبھی تاریخ استقلال پاکستان کی داستان لکھی جائے گی تو اس کے سب سے خوبصورت صفحات قائداعظم کے لئے وقف ہوں گے۔"

المصری نے ۱۲ ستمبر کو اپنے مقالۂ افتتاحیہ میں لکھا ہے کہ "مملکت پاکستان اپنے واحد قائد اور عالم اسلام اپنے بہت بڑے رہنما سے محروم ہو گیا۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ محمد علی جناح کی دنیا میں مثال نہیں۔ کیونکہ انہوں نے استعمار کے خونیں پنجوں سے ایک بہت بڑے ملک کو بچایا۔ اور ایک ایسی اقلیت کو آزادی دلائی جو طاقتوں سے کفر کی اکثریت کے سامنے دبی ہوئی تھی۔ یہ سب کچھ جنگ و جدل کے بغیر ہوا اور اس عظیم رہنما نے اپنی قوت ایمانی سے عالم اسلام کو ایک بہت بڑی آزاد مملکت بخشی۔ یہ ان کی قوت ایمانی تھی جس نے ہندی مسلمانوں کو ایک جھنڈے تلے جمع کر دیا۔ موت ہر ذی روح کے لئے مقدر ہے۔ السید محمد علی جناح کو بھی رخصت ہونا تھا۔ لیکن ان کی موت اس مرد مجاہد کی موت تھی جس نے کفرستان میں اسلام کا علم بلند کیا اور اس کے سائے میں مسکراتا ہوا موت کی آغوش میں سو گیا۔"

مصر کا شاید ہی کوئی اخبار ہو جس نے اس عظیم شخصیت کو خراج عقیدت پیش نہیں کیا۔

المسلم نے لکھا ہے کہ تند و تیز طوفان سے لڑنے والے اس کمزور اور نازک جسم کے مالک کا بڑا ہی دل گردہ تھا۔ مشرق میں قائداعظم نے آزادی کی جس شمع کو روشن کیا ہے وہ انشاء اللہ کبھی خاموش نہ ہوگی۔

مولوی محمد عبدالحفیظ صاحب

سابق نائب امیر انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کی تشویشناک علالت

مولوی محمد عبدالحفیظ صاحب سابق نائب امیر پراونشل انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کو بوجہ سخت علالت کے ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ حالت نازک ہے۔ آپ سلسلہ کے پرانے خادم ہیں۔ ابھی ابھی انہوں نے کشتی نوح کا بنگلہ میں ترجمہ کیا اور چھپوانے کی غرض سے پریس میں بھی دیا گیا۔ اس مبارک کام کے دوران میں آپ زیادہ بیمار ہو گئے۔ اور حالت اب نازک صورت اختیار کر گئی ہے۔ بزرگان جماعت و احباب سے درخواست ہے کہ اس مخلص خادم سلسلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار مظفر الدین ربوہ)

آئندہ ہفتے کابل میں پاکستانی پرچم دوبارہ لہرایا جائیگا

۱۱ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پرچم کے تنازعہ کے بارے میں پاکستان اور افغانستان کے معاہدے کو آئندہ کسی وقت بھی عملی جامہ پہنا دیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں پہلا قدم کابل میں پاکستانی سفارت خانہ پر پاکستانی پرچم لہرانا ہوگا۔ دفتر خارجہ کے قریبی حلقوں نے بتایا ہے کہ پاک افغان نزاع کے سلسلہ میں تمام امور پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ لیکن ان حلقوں نے معاہدہ کی تفصیل یا شرائط بتانے سے اجتناب کیا ہے۔

سفارتی حلقوں کی اطلاعات کے مطابق پاک افغان معاہدہ کو آئندہ پیر کے روز عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ سرکاری حلقوں نے اس معاہدہ کو دانشمندانہ قرار دیا ہے۔ جس کے لئے مشرق وسطیٰ کے دوست ملکوں بالخصوص مصر، سعودی عرب اور ترکیہ نے بڑی کوشش کی تھی۔

کراچی میں افغان ناظم الامور سردار عتیق خاں رفیق نے پاک افغان سمجھوتے پر مسرت کا اظہار کیا ہے اور اسے ایک شریفانہ معاہدہ قرار دیا ہے۔ آپ نے کہا "میں ہمیشہ سے پاکستان کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے کا خواہشمند رہا ہوں۔"

قائداعظم کی ساتویں برسی (بقیہ صفحہ اول)

حفاظت کریں اور اسے ایک مثالی مملکت بنانے میں اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ آپ نے مزید کہا قائداعظم کی حوصلہ افزا قیادت اور آپ کے بتائے ہوئے اصولوں نے ہمیں مشکلات پر قابو پانے کا اہل بنا دیا ہے۔

وزیر بحالیات مسٹر اسمٰعیل ابراہیم چندریگر نے کل کراچی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قائداعظم کو خراج عقیدت پیش کرنے اور ان کی یاد کو تازہ رکھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ قائداعظم کے بنائے ہوئے راستے پر چلیں۔

سردار عبدالرب نشتر نے کل کراچی کے جہانگیر پارک میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ قائداعظم کی قیادت میں قوم کامیابی و کامرانی سے اس لئے ہمکنار ہوئی کہ قوم کو قائداعظم پر پورا اعتماد تھا اور خود قائداعظم قوم پر پورا بھروسہ رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا قوم میں اب بھی وہی جذبہ موجود ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ رہنما اور عوام ایک دوسرے پر بھروسہ کریں۔